موت العالم ۞ موت العالم

ناموری عالم دین حضرت مولانا محمد اسحٰق گوہڑوی کا انتقال پُر ملال

مورخہ 21 فروری بروز جمعرات نامور عالم دین اور معروف مبلغ حضرت مولانا محمد اسحٰق گوہڑوی انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مولانا مرحوم کی وفات جماعت اور مسلک کیلئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ مولانا مرحوم نے اپنی پوری زندگی اخلاص وایثار کے ساتھ کتاب وسنت کی دعوت وتبلیغ اور درس وتدریس کیلئے وقت کر رکھی تھی۔ رئیس الجامعہ نے مرحوم کے گھر جا کر ان کے صاحبزادے مولانا محمد ادریس گوہڑوی سے اظہار تعزیت کیا اور دُعا کی کہ اللہ مولانا مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی کا سانحہ ارتحال

مورخہ یکم مارچ بروز جمعہ نامور عالم دین، عالم باعمل اور نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم کی وفات سے علمی میدان میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ قاری عبدالوکیل صدیقی اپنوں اور بیگانوں سب میں یکساں مقبولیت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کافی عرصہ سے جگر اور شوگر جیسے موذی امراض کا شکار تھے۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں زیر علاج رہے۔ شافی علاج نہ ہوسکنے پر جگر کے علاج کی خاطر دہلی (بھارت) جانے کی تیاریاں مکمل تھیں مگر وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ قاری صاحب کی وصیت کے مطابق ان کے جسد خاکی کو ان کے آبائی گاؤں ہری پور ہزارہ لے جایا گیا جس کا انتظام ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کیا مرحوم کی پہلی نماز جنازہ ہری پور میں رات 10:15 بجے محقق العصر حضرت مولانا ارشاد الحق اثری نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں علماء وطلبا نے شرکت کی۔ جہلم سے نماز جنازہ میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر، شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل اور مولانا قطب شاہ نے شرکت کی۔

ناظم اعلیٰ مرکزیہ پنجاب میاں محمود عباس کو صدمہ

مورخہ 3 مارچ بروز اتوار میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ مرکزیہ پنجاب کے والد محترم میاں قطب دین مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک طینت اور ملنسار انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے پڑھائی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور تدفین کے بعد قبر پر دُعا کرائی۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت کو جاننے کی اہمیت

خطبہ
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر
عبدالرحمن السدیس
حفظہ اللہ تعالیٰ
امام مسجد الحرام

مترجم: جناب حافظ عبدالحمید ازہر، اسلام آباد

حمد وثناء کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے اور جان لو کہ اس کا تقویٰ عظیم ترین صداقت اور مضبوط ترین عہد ہے، فرمایا: ﴿وَ مَن يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [النور: ۵۲] ''جو بھی کوئی صدق دل سے اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اور وہ ڈرتا رہے گا اللہ کی گرفت و پکڑ سے اور بچتا رہے گا اس کی نافرمانی سے تو ایسے ہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔''

اے مسلمانو! ہر معاملہ انتہاء کی طرف رواں دواں ہے اور ہر نقش مٹنے کی طرف جا رہا ہے اور ہر حقیقت شے بے نشان ہوتے جا رہی ہے تاہم عالمگیر اور ربانی دین، دین اسلام جو قلوب و ارواح کی زندگی ہے، جو دن بدن اجاگر اور واضح ہوتا جا رہا ہے اور سرور کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ غالب آرہی ہے اور اجالے کی طرح چار دانگ عالم میں پھیل رہی ہے، فرمایا: ﴿وَ مَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ﴾ [الانبیاء: ۱۰۷]

''اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو اے پیغمبر مگر ایک عظیم الشان رحمت کے طور پر سب جہانوں کیلئے۔''

بابرکت امت اسلامیہ عزت و سیادت کی چوٹیوں پر براجمان ہوئی اور انسانیت کیلئے عظیم الشان تہذیب و ثقافت کے بہارستان کی طرف قائد بنی اور دنیا کو امن و عافیت اور استقرار کا سایہ مہیا کرتی رہی تو یہ وہی زمانہ تھا جب یہ وحی کے سلسلوں یعنی کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔ جب کہ اس کی روح اور اس کے احساسات اپنے نبی ﷺ کی روشن سیرت اور عالمگیر اخلاق سے معطر تھے۔ جونہی وحدت و قوت اور باہمی ہمدردی کی علامت اس امت نے ہدایت ربانی سے اعراض برتا اور تقلید اور ضعف کو اختیار کیا تو باہم تنافر اور انتشار میں گرفتار ہوگئی۔ و اللہ المستعان.

اے گروہ مسلماناں! چودہ صدیوں سے زائد عرصہ گزر چکا، سید الانبیاء ﷺ کی محبوب سیرت عالم کو

معطر کر رہی ہے۔ کائنات روشن اور فضا معطر ہے اور افق خوشی سے بے خود ہے۔ کیا دیکھ رہے ہو کہ اس میں ہیبت و جمال سے معمور حقائق ہیں، خشیت اور جلال کے مظاہر ہیں، اقوال و افعال حکمت سے معمور ہیں۔ یہ تاریخی خزانہ، تہذیب کا سرچشمہ اور علم کے ہر پیمانے پر پورا اترنے والا منہاج اور حسن عمل کی معراج، جو امت کو عزت و سیادت سے سرفراز کر سکتی ہے اور توفیق اور حقانیت سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ کیا یہ حبیب المصطفیٰ ﷺ کی ابدی سیرت نہیں جو بادشاہ حقیقی کے سچے رسول، حق، عدل اور امن کے علمبردار ہیں جنہوں نے انسانیت کو گمراہی سے نجات دلائی اور ہدایت سے مالا مال کیا، جہالت کے گڑھوں سے باہر نکالا علم کی روشنی سے روشناس کیا اور اسے عظمت و رفعت کی چوٹیوں پر سرفراز کیا۔ وہ معجزات والے نبیؐ ہیں، وہ جو ہمیں ہماری کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچاتے ہیں، جن کا ہر مسلم مرد اور مسلم عورت پر انسانوں میں سے سب سے بڑا احسان ہے اور نقل و عقل ہر دو اعتبار سے سچی محبت اور مخلصانہ اطاعت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

جب کبھی عظمت نے بلندی میں ہمارے ساتھ مقابلہ چاہا تو ہمارے محبوب بلند ترین نسبت کے ساتھ ظاہر ہوئے اور جب عز و شرف کے زنگ آلود ہونے کی وجہ سے ہم شرمسار ہونے کو آئے تو ہمارے سید و مولیٰ سب سے بلند مقام پر ظاہر ہوئے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم میں سے کوئی بھی صاحب ایمان نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (متفق علیہ)

تم ہی وہ محبوب ہو کہ اللہ کے حکم سے دل جس کی خاطر مسلسل دھڑکتے ہیں، تم ہی وہ ہستی ہو کہ جسے اس کے خالق نے بلند مرتبہ حبیب کے مقام پر فائز کیا ہے اور یہی وہ محبت ہے جو انسان کو اطاعت و تسلیم تک پہنچاتی ہے جس پر مولائے کریم کا ارشاد ہے: ﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ [النساء: ٦٥]

"پس نہیں، قسم ہے آپؐ کے رب کی (اے پیغمبر ﷺ) یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ یہ آپس کے جھگڑوں میں آپؐ کو (برضا و رغبت) اپنا منصف نہ مان لیں، پھر آپؐ کا جو بھی فیصلہ ہو اس سے یہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے دل و جان سے تسلیم کر لیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ میں ہدیۂ دی گئی رحمت ہوں۔ اللہ اکبر۔ یہ نبیؐ کس قدر عظیم ہیں اور رسول کس قدر مکرم ہیں۔ انہوں نے فضائل اور تقویٰ پر مشتمل معاشرہ قائم کیا اور عزت و شرف کا عظیم الشان قصر